Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيْہِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ
روزنامہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۵ رجب ۱۳۹۵ھ ۔ ۵ ظہور ۱۳۵۴ ہش ۔ ۵ اگست ۱۹۷۵ء	نمبر ۱۷۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو یعنی محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو

عبادت صِرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ

"اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اللہ کی خاطر کرنی چاہیئے اس میں کسی اور بات کو نہ ملاؤ اور نہ کوئی اور نیّت رکھو۔ عملِ صالح وہ ہے جس میں کوئی فساد نہ ہو۔ اگر انسان کچھ دین کا بننا چاہے اور کچھ دُنیا کا بننا چاہے تو یہ محض ایک فساد ہے ایسی حالت سے بچنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ایسے آدمیوں کو پسند نہیں کرتا۔ عملِ صالح وہ ہے جو محض خدا تعالیٰ کے واسطے ہو پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کی پرورش آپ کرتا ہے اور اس کے واسطے گزارے کی صورتیں خود بخود ظاہر ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ انسان کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنی عبادت کے وقت ایسی باتوں کا خیال دل میں لائے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا رزق آسمان پر ہے۔ دیکھو جب ایک انسان کسی دوسرے انسان کے ساتھ محبّت رکھتا ہے تو اس میں بھی خالص محبّت وہ سمجھی جاتی ہے جس کے درمیان کوئی غرض نہ ہو اصلی محبّت کا نمونہ دُنیا کے اندر ماں کی محبّت میں قائم ہے کہ وہ اپنے بچّے سے کسی غرض کے واسطے محبّت نہیں کرتی بلکہ وہ محبّت طبعی ہوتی ہے۔ اگر کوئی بادشاہ بھی کسی عورت کو کہے کہ تُو اپنے بچّے کے واسطے اتنی تکلیف نہ اُٹھا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دے، مرے یا زندہ رہے کوئی باز پُرس تجھ سے نہیں ہوگی تو وہ عورت بادشاہ پر بجائے خوش ہونے کے سخت ناراض ہوگی کہ یہ میرے بچّے کے حق میں موت کا کلمہ مُنہ سے نکالتا ہے۔ اور محبّت کا جوش دو طرفہ ہوتا ہے۔ بچّہ نابالغ ہوتا ہے اس کو کوئی سمجھ نہیں کہ دوست کیا ہے اور دشمن کیا مگر ہر حالت میں ماں کی طرف دوڑتا ہے اور اسی سے اُنس پکڑتا ہے۔ دل را بدل رہیست والا معاملہ ہے۔ جب بچّہ نادان ہو کر ماں کی محبّت کے عوض میں محبّت کرتا ہے تو خدا ایک بچّے سے بھی گیا گزرا ہے کہ وہ تمہاری محبّت کا عوض تم کو نہ دے گا؟ وہ ضرور محبّت کرنے والوں کے ساتھ محبّت کرتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان نرم رفتار سے خدا تعالیٰ کی طرف چلتا ہے تو خدا تعالیٰ دوڑ کر اس کی طرف آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صہ ۹۶، صہ ۹۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت و عافیت سے رکھے اور حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۵ ظہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

سر میں اور تمام بدن میں درد کی تکلیف ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے بھی التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ماہِ صیام میں حفّاظ کی ضرورت

ماہِ صیام غالباً ۷ یا ۸ ستمبر سے شروع ہو رہا ہے جس کے لئے نظارت ہذا کو ان حفّاظ صاحبان کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہِ صیام میں مرکز کے انتظام کے ماتحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں۔ وہ خود نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفّاظ کے پتہ جات ۲۰ اگست تک دفتر اصلاح و ارشاد کو بھجوا دیں تا پروگرام کے مطابق بر وقت ان کو بھجوایا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو حفّاظ کی ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں ۲۰ اگست تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امیدواران امتحان کمیشن مطلع رہیں

جن امیدواروں نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں کام کرنے کے لئے درخواست دی ہے وہ ۹ اگست کو صبح آٹھ بجے دفتر نظارت بیت المال آمد میں تحریری امتحان کے لئے تشریف لے آئیں۔ ان کا انٹرویو انشاء اللہ اگلے دن ۱۰ اگست کو صبح ۹ بجے ہوگا۔

(سیکرٹری امتحان کمیشن)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ ظہور ۱۳۵۴ھش
۵ اگست ۱۹۷۵ء

ذکرِ الٰہی اور اس کی عظیم الشان برکتوں کا راز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے اور کسی حال میں بھی ذکرِ الٰہی سے غافل نہ ہونے کا بار بار حکم دیا ہے اور نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ ذکرِ الٰہی کے فوائد اور اس کی عظیم الشان برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مثال کے طور پر ایک فائدہ اِس کا یہ ہے کہ اِس کے نتیجہ میں مومنوں کو اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُہُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ؕ (الرعد آیت ۲۹)

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں (اللہ ان کو ہدایت دیتا ہے)۔ سن سمجھ لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اطمینانِ قلب سب سے بڑی دولت ہے۔ جسے اطمینانِ قلب نصیب ہو جائے اس نے سب کچھ پا لیا اور انجام اُس کا بخیر ہؤا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے اطمینان یافتہ قلب کو بہت ہی عظیم الشان بشارت سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

یٰۤاَیَّتُہَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّۃُ ۖ﴿ۙ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرۡضِیَّۃً ۚ﴿ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ۙ﴿ وَ ادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ :- اے نفسِ مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ آ (یعنی وصالِ الٰہی سے شاد کام ہو)۔ تُو اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پس (تیرا رب تجھے کہتا ہے) آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور آ میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

یہ اطمینانِ قلب جس کے نتیجہ میں ایک مومن کو وصالِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ اور خاص بندہ شمار ہو کر جنت میں داخل کئے جانے کا مستحق قرار پاتا ہے صرف ایک چیز سے حاصل ہوتا ہے اور وہ ہے ذکرِ الٰہی۔ لیکن ذکرِ الٰہی محض زبان سے تحمید و تمجید کے کلمات دُہرانے کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ذکرِ الٰہی ایک مومن کی رُوح کی غذا بن جائے اور وہ نہ تصنّع اور بناوٹ سے بلکہ فطری تقاضے اور فطری جذبہ و جوش کے ماتحت ہردم اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہنے والا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے محض اللہ کو یاد کرنے ہی کی تلقین نہیں فرمائی بلکہ ایک جگہ یہ حکم دیا کہ :-

فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا ؕ (البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ :- اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو بلکہ (اس سے بھی) زیادہ (دلبستگی سے) اللہ کو یاد کرو۔

باپ دادوں کی طرح بلکہ اِس سے بھی بڑھ کر دلبستگی اور لگن کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ محض زبان سے تحمید و تمجید کے چند کلمات دُہرا دینے سے ذکرِ الٰہی کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہے کہ مومن فطری جذبہ و جوش کے ماتحت اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور ہر دم اور ہر آن یاد کرنے والے ہوں یہاں تک کہ یادِ الٰہی سے غافل ہونا ان کے لئے ممکن ہی نہ رہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السّلام اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں۔ ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آباء سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سِرّ ہے کہ آباء کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچے کو جب ماں مارتی ہے وہ اُس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ دوسرے اس محبت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے یعنی اُس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸)

اِس سے ظاہر ہے کہ ذکرِ الٰہی کا حق اُسوقت ادا ہو سکتا ہے جب ایک مومن اللہ تعالیٰ کے ساتھ فطری اور ذاتی محبت کے وصف سے متصف ہو اور اس فطری اور ذاتی محبت کے زیر اثر وہ خدا تعالیٰ کو از خود یاد کرے، اس کا ذکر کئے بغیر نہ رہے اور کسی حال اور کسی وقت میں بھی اُس کے ذکر سے غافل نہ ہو سکے۔ عُسر ہو یا یُسر، تنگی و آزمائش کی گھڑیاں ہوں یا فراخی اور فارغبالی کا زمانہ یادِ الٰہی ہر صورت اور ہر حال میں فطری جوش کے ماتحت ایک چشمہ کی طرح اُبل اُبل کر مومن کو ذکرِ الٰہی میں محو رکھتی چلی جائے اور دنیوی کاروبار میں مصروف رہنے کے باوجود ذکرِ الٰہی میں محویت کی کیفیت ایک لمحہ اور لحظہ کے لئے بھی دُور ہونے کی نوبت نہ آسکے۔ پھر یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبتِ ذاتی اُس وقت متحقق ہوتی ہے جب انسان فطری جوش کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے اور اُسے کماحقہٗ بجا نہیں لاتا وہ محبتِ ذاتی سے کوسوں دُور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فطری اور ذاتی محبت جو انسان کو ذکرِ الٰہی میں محو رکھنے کا موجب بنتی ہے اُس وقت تک ثابت نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام کو طبعی جوش کے ماتحت نہ بجالایا جائے۔

پس اصل ذکرِ الٰہی جس کے نتیجہ میں اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شمار کئے جانے اور اُس کی رضاء کی جنتوں میں داخل ہونے کا مستحق ٹھہرتا ہے طبعی جوش کے تحت اللہ تعالیٰ کے جملہ احکام بجالانے کے ایک طبعی نتیجہ کے طور پر از خود انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ ایسا مصنوعی ذکر جس پر بغل میں چھری اور منہ پہ رام رام کی مثل صادق آتی ہو ہرگز نتیجہ خیز نہیں ہوتا۔ ذکرِ الٰہی اپنے اصلی معنوں کی رُو سے وہی ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ فطری اور ذاتی محبت کے طبعی جوش اور احکام الٰہی کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں کیا جائے۔ اور یہی وہ ذکرِ الٰہی ہے جس کے نتیجہ میں اطمینانِ قلب کی دولتِ لازوال میسّر آتی ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہو کر اُس کی رضاء کی جنتوں کا وارث قرار پاتا ہے۔

طبّیہ کالج ربوہ

اعلان داخلہ

طبیہ کالج ربوہ میں فرسٹ ایئر تا فورتھ ایئر کا داخلہ مورخہ ۲۵/۸/۷۵ سے شروع ہوگا

معیارِ داخلہ کم از کم میٹرک پاس

لائبریری۔ میوزیم اور لیبارٹری کا انتظام موجود ہے۔ طلباء کو عملی ٹریننگ کی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔

ہوسٹل کا انتظام بھی ہے۔ صاف ستھرا تعلیمی ماحول۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ دفتر سے طلب فرمائیں۔

(پرنسپل طبّیہ کالج ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

(مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان - بلاک ڈی - ڈیرہ غازیخان)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نیا پھل بطور تحفہ پیش کیا جاتا تو حضور اُس کو چومتے اور آنکھوں سے لگاتے اور فرماتے کہ یہ میرے رب کی طرف سے تازہ تحفہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ محبوب کی چیز بھی محبوب ہوتی ہے اور انسان اس سے پیار کرتا ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ انسان اس دنیا میں اسلئے آیا ہے کہ وہ اپنے رب محسن کی معرفت حاصل کر کے اُس سے محبت کرے۔ قرآن کریم میں آیا ہے "وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ" یعنی مومن کو تو شدید محبت اللہ تعالےٰ سے ہوتی ہے اور یہی علامت اس کے مومن ہونے کی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کی محبت اُس کے دل پہ غالب ہے تو وہ سچا مومن ہے۔ ورنہ نہیں۔ اسی لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا میں کسی اور کے لئے محبت جائز ہوتی تو میں ابوبکر سے محبت کرتا مگر محبت اللہ تعالےٰ کے لئے خاص ہے باقی مخلوقات کے لئے اخوت اور برادری ہے۔

پس اللہ تعالےٰ انسان سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس سے خالص محبت کرے اور اسی کا ہو جائے۔ وہ غیر مشروط اطاعت اور محبت چاہتا ہے۔ وہ اپنی محبت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس کی غیرت شرکت کو گوارا نہیں کرتی۔ جس دل میں اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی محبت ہو۔ وہ رد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہی شرک ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان کے دل سے یہ آواز آئے "اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اور جب تک یہ کیفیت نہ ہو انسان کسی قدر کے لائق نہیں۔ دل تو اللہ تعالےٰ نے رہنے کے لئے بنایا ہے۔ اگر اسی دل میں غیر کا سودا یا دنیا کی خواہشات ہوں تو وہ کس طرح قبول ہو سکتا ہے۔ وجہ تخلیقِ آدم تو اللہ تعالےٰ کی محبت اور معرفت ہے۔ انسان کے خمیر میں اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت پوشیدہ رکھی ہے اور وہ اسی جذبہ کے ماتحت حسنِ ازلی کی تلاش میں رہتا ہے اور جب وہ اسے نہیں پاتا تو اپنے ذوق کی تسکین کے لئے دوسری مخلوقات سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ مجاز کو حقیقت سمجھ لیتا ہے اور اسی میں لذت پاتا ہے اور یہ سچ ہے کہ محبت میں جو لذت ہے وہ دنیا کی کسی اور چیز میں نہیں۔ اس لذت کو وہی سمجھتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔ . . . . . غرض اللہ تعالےٰ کی محبت تو ایک پاکیزہ اور بلند چیز ہے اور جسے حاصل ہو جائے اس کی خوش قسمتی پر کیا شک ہے۔ لیکن ادنےٰ مخلوق کی محبت کو بھی انسان آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا۔ لکھا ہے کہ جب قیس لیلیٰ کی محبت میں پاگلوں کی طرح پھرنے لگا تو اُس کے باپ کو بہت غم ہوا۔ وہ اسے مکہ لے آیا اور خانہ کعبہ کے دامن کو پکڑ کر اس نے کہا۔ کہ اے قیس۔ خدا سے دعا مانگ کہ وہ تمہارے گناہ معاف کرے اور لیلیٰ کی محبت کو دل سے نکال دے۔ قیس نے لوٹ کر کہا۔ خدایا۔ میں ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں لیکن عشق لیلیٰ سے توبہ نہیں کرتا۔ اسے اور بڑھا دے۔ کیونکہ یہ میری زندگی بھی ہے اور حاصل زندگی بھی ہے ؎

الٰہی تبت عن کلِ المعاصی
ولٰکن حب لیلیٰ لا اتوبُ

پس انسان جب ایک ادنےٰ مخلوق کی محبت میں جو سراسر عارضی اور بے بنیاد ہے لذت پاتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی محبت میں جو پاکیزہ اور دائمی ہے۔ کتنی لذت ہوگی۔ پس کتنا مبارک اور خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالےٰ سے ذاتی محبت ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جس شخص کی زندگی میں صرف ایک بار ہی اللہ تعالےٰ کی محبت کا جلوہ نظر آ جائے۔ اور اُس سے ہمکلامی کا شرف مل جائے تو وہ ساری عمر اس سے مست رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اور عارفین جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی محبت کو پا لیا ہے ہر وقت اس میں سرشار رہتے ہیں اور ان کے لئے خدا کی راہ میں جان دینا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ محبت ہی تمام اعمال کا سرچشمہ ہے۔ عقل گریز کی راہیں تلاش کرتی ہے۔ لیکن عاشق نافرمانی نہیں کر سکتا۔ بلکہ محبوب کے ہر حکم پر مٹنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اسے لٹ کر اور لٹا کر مزا آتا ہے۔ عاجزی اس کا شیوہ اور اطاعت اس کی زندگی بن جاتی ہے محبت کی فطرت یہی ہے کہ وہ ہر چیز محبوب کی راہ میں قربان کرنے کے لئے بیقرار رہتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ محبت سب کچھ نثار کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں ہوتی۔ یہی چاہتی ہے کہ ہزار جان ہوتی تو نثار کر دی جاتی ؎

یک جان چہ کنند سعدیِ مسکین کہ دو صد جان
مازیم فدائے سگِ دربانِ محمد

یاد رہے کہ محبت بھی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک صفاتی اور دوسری ذاتی صفاتی محبت تو وہ ہے کہ جب تک وہ صفت رہے۔ محبت بھی رہے ورنہ ختم ہو جائے لیکن ذاتی محبت مٹ نہیں سکتی اور یہی اصل محبت ہے اگر محبت ذاتی ہو جائے تو چاہے محبوب تغافل کرے یا ستم کرے محبت میں کمی نہیں آتی۔ وہ ستم کو کرم اور جفا کو عطا سمجھتا ہے۔ اور اس کا جذبہ عشق اور تیز ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ جنتیوں سے پوچھیں گے کہ بتاؤ تم میں سے کون ہے۔ جو دنیا میں واپس جانا چاہتا ہے۔ جنتی کہیں گے۔ خدایا۔ اب دنیا میں جا کر کیا کریں گے۔ اب وہاں کیا رکھا ہے۔ مشکل سے تیرا قرب ملا ہے۔ اب وہاں جانے کا کیا کام۔ لیکن شہید کہیں گے۔ کہ ہمارے رب ہم دنیا میں جانا چاہتے ہیں۔ یہی آرزو ہے کہ دنیا میں جائیں اور پھر تیری راہ میں قربان ہوں۔ پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہوں۔ غرض یہی دور چلتا رہے کیونکہ تیری راہ میں جان دیتے وقت ہمیں جو مزا ملا تھا۔ وہ کسی اور چیز میں نہیں پایا جاتا۔ اس وقت جو ہمارا اعزاز و اکرام ہوا تھا۔ اور جس محبت کی نظر سے تو نے اُس وقت دیکھا تھا۔ وہ ہمیں بھول نہیں سکتا۔ دل چاہتا ہے کہ وہ کیفیت ہمیشہ تازہ رہے۔

پس محبت ہی ہے جو قرب عطا کرتی ہے دنیا کی نظر میں فاصلے ہوں۔ تو ہوں لیکن عشق کے آگے فاصلے کا کوئی سوال نہیں جو ہستی نگاہوں میں بس رہی ہو۔ دل میں جاگزیں ہو۔ خیالات میں اور تصورات میں ہو وہ دور کیسے ہو سکتی ہے۔ وادی نجد ہزار دور سہی۔ لیکن قیس اس بُعد کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے لئے منزلِ لیلیٰ دور نہیں اور یہ سچ ہے کہ ؎

اگر دل محرمِ رازِ جمالِ یار ہو جائے
یہیں اک طور بن جائے یہیں دیدار ہو جائے

پس انسان کا مقصد حیات تو اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اس کا وصال ہے لیکن اس کی راہ میں سب سے بڑی روک تو نفس امارہ ہے۔ یہ بڑا سرکش اور فتنہ ساماں ہے اس کا زیر کرنا بے حد مشکل ہے۔ جب تک نفس نہ مرے دل زندہ نہیں ہوتا اور جب تک دل زندہ نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ پس نفس کو مارنے کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ محبت ذات باری ہے۔ محبت ہی دل میں عاجزی اور فروتنی پیدا کر دیتی ہے۔ اور جب دل میں عاجزی اور مسکینی پیدا ہو جائے تو نفس خود بخود مر جاتا ہے مولانا روم نے صحیح کہا ہے۔ کہ عشق ہی نفس کی کل بیماریوں کا علاج ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما

اگر انسان کے دل میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے تو تمام برائیاں خود بخود مٹ جاتی ہیں انسان ہر حکم کی اطاعت کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اور اُس میں فروتنی اور عاجزی آ جاتی ہے اور یہی عجز و نیاز محبت کا دوسرا نام ہے ؎

کنجی کی جا اب یار کی ہیں عجز و انکسار
سب سے بڑا حجاب ہے پندار و غرور ہے (مصلح موعود)

پس مبارک ہے وہ دل جو خدا تعالےٰ کی محبت میں تڑپے۔ مبارک ہے وہ آنکھ جو خدا تعالےٰ کے غم میں تر ہے اور مبارک ہے وہ جان جو رب کریم کی اطاعت میں محو ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظ قرآن کریم کی برکات

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے لفظی اور معنوی دونوں طور پر قرآن کی حفاظت کا انتظام فرمایا۔ لفظی حفاظت کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک بے شمار حافظ پیدا ہوئے۔ ایک محتاط اندازہ کے مطابق ہر زمانہ میں تقریباً ایک لاکھ حفاظ دنیا میں موجود رہے ہیں ان حفاظ کا وجود جہاں قرآن کریم کی صداقت کی ایک عظیم الشان دلیل ہے وہاں قرآن کریم کے اعجاز اور پیشگوئی حفاظتِ قرآن کے لئے بھی برہان ساطع ہے۔

کلام اللہ کی حفاظت لفظی کے لئے اپنے ذہنوں اور دماغوں کو وقف کرنے والے خوش قسمت لوگوں نے قرآن عظیم کی بے پناہ برکات سے خوب حصہ پایا۔ ان کے اذہان کو ایک فوق العادت قوت حافظہ عطا کی گئی۔ ان کے دماغوں کو غیر معمولی طور پر جلا بخشا گیا اور انہیں دینی و دنیوی ترقیات سے نوازا گیا اور یہ سب کچھ قرآن عظیم کی برکت کا نتیجہ تھا۔ اس جگہ مثال کے طور پر قرآن کریم حفظ کرنے سے پیدا ہونے والی دماغی نشوونما و ترقی اور ذہنی استعدادوں اور صلاحیتوں میں شاندار برکات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اسلام کی نشأۃ اولیٰ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ کو حفظ قرآن کا بڑا شوق تھا حضرت ابوہریرہؓ حافظ قرآن تھے۔ ان کے حافظہ میں جو فوق العادت برکت ڈالی گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے خاص کے علاوہ حفظ قرآن کی برکت تھی کہ انہیں ساری عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہیں بھولی اور سب سے زیادہ احادیث آپ نے روایت فرمائیں۔

حضرت عائشہؓ حافظہ قرآن تھیں جنہیں قرآن کریم کی برکت سے ایسا مقام عطا ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نصف علم عائشہ سے سیکھو" حضرت علیؓ جنہیں باب العلم قرار دیا گیا ہے حافظ قرآن تھے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ جیسے خلفاء ذی برکت لائق و فائق حضرات بھی حفاظِ قرآن تھے اور اس شرف کے طفیل بے شمار برکات کے وارث ہوئے۔

حضرت امام بخاریؒ جن کی کتاب بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا درجہ حاصل ہے انہوں نے نو برس کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ایسا قوی حافظہ آپ کو حاصل ہوا کہ لاکھوں احادیث مع اسناد یاد کر لی تھیں اور جب ان کے سامنے بعض احادیث کی اسناد خلط ملط کر کے قطع و برید کے ساتھ پیش کی گئیں تو آپ نے خداداد حافظہ سے صحیح سند کو غیر صحیح سے فوراً الگ کر دیا۔

حضرت امام شافعیؒ (جو فقہ کے چار مشہور ائمہ میں سے ہیں) نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا اور حفظ قرآن کی برکت سے ذہن کو ایسا جلا نصیب ہوا کہ امام مالکؒ کی کتاب "موطا" ساری کی ساری حفظ کر ڈالی۔ جو بات ایک دفعہ سنتے یاد کر لیتے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں بھی بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حافظ قرآن تھے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ایسی ذہنی و دماغی برکات سے آپ کو متمتع فرمایا کہ آپ ہندوستان کے چوٹی کے طبیب اور جید عالم شمار ہوتے تھے تمام مروجہ علوم پر بالغ نظر رکھتے تھے۔ بلکہ اپنے زمانہ میں آپ ایسا ہمہ گیر شخصیت کا مالک کوئی عالم نہ تھا۔ اور یہ سب حفظ قرآن کی برکت تھی۔

ہماری جماعت میں حضرت حافظ روشن علی صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ سلسلہ کے جید اور معروف عالم تھے۔ زبانی قرآن کریم کا درس دیتے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا قرآن کریم سامنے کھلا پڑا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچپن میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی و دنیوی علوم میں گہری دسترس اور مہارت عطا فرمائی مولوی فاضل کے علاوہ آپ کو آکسفورڈ یونیورسٹی میں انگریزی کی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح دینی و دنیوی علوم کے آپ بحرِ ذخار ثابت ہوئے۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور قرآن کریم کی برکت کا نتیجہ ہے۔

ہماری جماعت میں اس کے علاوہ بے شمار ایسی مثالیں ہیں۔ جن سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ قرآن کریم حفظ کرنے سے علمی و ذہنی صلاحیتیں اور استعدادیں محدود و منجمد ہو کر نہیں رہ جاتیں۔ بلکہ ترقی اور نشوونما پاتی ہیں اور قلب و دماغ اور ذہن میں اس سے وسعت پیدا ہوتی اور قوتِ حافظہ میں خارق عادت برکت نصیب ہوتی ہے۔

ہماری جماعت کی ایک اور معروف شخصیت ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (سرگودہا) ہیں۔ آپ نے بھی بچپن میں قادیان میں قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کی توفیق دی۔ آپ ایک نہایت کامیاب اور تجربہ کار ڈاکٹر ہیں۔ اور دور دور سے لوگ آپ سے علاج کرانے کیلئے آتے ہیں۔

اسی طرح حافظ محمد صدیق صاحب (جو گذشتہ چند سالوں میں مسجد مبارک میں نماز تراویح پڑھاتے رہے ہیں) آٹھویں جماعت میں سکول چھوڑ کر حفظِ قرآن کے شوق میں حافظ کلاس میں داخلہ لیا اور حفظ کرنے کے بعد دوبارہ تعلیم شروع کی۔ میٹرک کے بعد آپ نے جامعہ کی تعلیم مکمل کی اور اب شاہد پاس کرنے کے بعد سلسلہ کے کامیاب مربی بننے کی تیاریوں میں ہیں۔ اسی طرح ملک عبدالحفیظ صاحب (آف بہاولپور) حفظِ قرآن کے بعد جامعہ میں داخل ہوئے اور ہمیشہ اپنی کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے کامیاب مربی ہیں۔

ہمارے دو غیر ملکی حفاظ بھی قابل ذکر ہیں۔ حافظ احمد سعید جبرائیل بارہ (۱۲) سال کی عمر میں غانا سے ربوہ میں قرآن کریم حفظ کرنے کی غرض سے آئے۔ اور چار برس قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر کے اپنے ملک غانا میں واپس گئے۔ چونکہ آپ اپنے ملک کے پہلے حافظ ہیں۔ اسلئے آپ کا نہایت شاندار استقبال کیا گیا اخبارات میں ان کی آمد کا ذکر ہوا۔ اب دوبارہ جامعہ کی تعلیم مکمل کرنے کی غرض سے واپس آئے اور جامعہ کے پہلے سال کے طالب علم ہیں۔ اسی طرح عبدالحفیظ احمد خان گیارہ (۱۱) برس کی عمر میں جزائر فجی سے ہزاروں میل سفر کر کے ربوہ قرآن کریم حفظ کرنے آئے اور ساڑھے چار برس میں قرآن پاک حفظ کر کے فجی واپس گئے اور پھر دوبارہ اعلیٰ دینی تعلیم کی غرض سے آئے اور جامعہ میں دوسرے سال کے طالب علم ہیں۔

خود خاکسار نے بچپن میں قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد صرف دو سال میں پرائمری کا امتحان وظیفہ ضلع سرگودہا سے اول پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔ میٹرک میں ضلع بھر میں نمایاں کامیابی کے ساتھ وظیفہ کا حقدار قرار پایا اور اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور حفظ قرآن کی برکت سے چار سال سے جامعہ کی ہر کلاس میں اول پوزیشن حاصل کر رہا ہے اور اپنی ذات کی حد تک علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہے کہ یہ سب قرآن عظیم کی برکات ہیں۔

علاوہ ازیں کئی مثالیں ایسے حفاظ کی موجود ہیں جو حفظ قرآن کے بعد سکولوں یا کالجوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مثلاً حافظ محمود احمد اور حافظ برہان احمد حافظ کلاس سے فارغ ہونے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کامیاب تعلیم پا رہے ہیں۔ اسی طرح حافظ سمیع اللہ صاحب نے قرآن شریف حفظ کرنے کے بعد سکول کی تعلیم شروع کی اور میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اب کالج میں سیکنڈ ایئر کے طالب علم ہیں اور بڑی کامیابی سے اپنی تعلیم میں مصروف ہیں۔ حافظ بشارت احمد صاحب بھی حافظ کلاس سے فارغ ہونے کے بعد اب کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

الغرض حفظ قرآن سے نہ صرف یہ کہ دنیوی تعلیم پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ بلکہ یہ ایک تجربہ اور حقیقت ہے کہ قرآن کریم کی برکت سے ذہن ایک الٰہی نور اور آسمانی جلا پاتا ہے۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مرکز سلسلہ میں حفظ قرآن کریم کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔ بہترین قاری پڑھاتے ہیں۔ طلباء کی رہائش کے لئے ہاسٹل ہے۔ ذہین اور حفظ کا شوق رکھنے والے مستحق طلباء کو معقول وظیفہ دیا جاتا ہے۔ گذشتہ پانچ برس میں بیس حافظ فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ امسال مشاورت میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک پر جماعت نے دل کھول کر حصہ لیا اور (۲۷) طلباء حافظ کلاس کے لئے آئے جن میں سے (۱۹) طلباء کو داخلہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس وقت کل (۳۱) طلباء قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات میں مندرجہ ذیل مجالس اس سال شامل ہوئیں۔ اُن کے نتائج بھجوائے جا رہے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو اپنا نتیجہ نہ ملا ہو تو اطلاع دیں تا اس کا نتیجہ دوبارہ بھجوایا جائے۔
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجالس	ضلع
۱	ڈسکہ	سیالکوٹ
۲	گھرپا	"
۳	قلعہ صوبا سنگھ	"
۴	بدوملہی	"
۵	62/4.R	ساہیوال
۶	میرک	"
۷	363/E.B	"
۸	اوکاڑہ	"
۹	40/3.R	"
۱۰	حویلی وساوا	"
۱۱	گگو منڈی	"
۱۲	ننکانہ صاحب	شیخوپورہ
۱۳	کلسیاں	"
۱۴	شیخوپورہ	"
۱۵	سکھیکی منڈی	گوجرانوالہ
۱۶	فیروزوالہ	"
۱۷	علی پور چٹھہ	"
۱۸	حافظ آباد	"
۱۹	راہوالی	"
۲۰	سرگودھا چھاؤنی	سرگودھا
۲۱	۹۹ شمالی	"
۲۲	۸۰ شمالی	"
۲۳	سرگودھا شہر	"
۲۴	۹۲ جنوبی	"
۲۵	چک ۹ پنیار	"
۲۶	چک ۹۸ شمالی	"
۲۷	۴۰ جنوبی	"
۲۸	8/M.B	"
۲۹	۸۷ جنوبی	"
۳۰	حویلی مجوکہ	"
۳۱	2/T.D.A	"
۳۲	چک ۱۲۴	"
۳۳	مجوکہ	"
۳۴	عمر آباد	"
۳۵	ڈیرہ ملک چانن خان	"
۳۶	بھیرہ	"
۳۷	رکھ چراگاہ	"
۳۸	ساہی والی	"
۳۹	چاہ سردار والا	"
۴۰	ہجکہ شریف	"
۴۱	خوشاب	سرگودھا
۴۲	ہلال پور	"
۴۳	چک ۸۸	"
۴۴	چک منگلا	"
۴۵	چک ۴۶	"
۴۶	جھیٹی تاجہ ریحان	"
۴۷	39/D.B	"
۴۸	چک ۳۳ ج	"
۴۹	۱۵۲ شمالی	"
۵۰	۷۹ شمالی	"
۵۱	۸۷ "	"
۵۲	گھوگھیاٹ	"
۵۳	چک ۳۵	"
۵۴	دھول بالا	"
۵۵	۱۶۸ شمالی	"
۵۶	بھلوال	"
۵۷	دودھ	"
۵۸	تخت ہزارہ	"
۵۹	بازید خیل	پشاور
۶۰	رسالپور	"
۶۱	مردان	مردان
۶۲	راولپنڈی صدر	راولپنڈی
۶۳	اسلام آباد	"
۶۴	مری	"
۶۵	ڈنڈوت	جہلم
۶۶	کھاریاں	گجرات
۶۷	کھوکھر غربی	"
۶۸	دھیر کے کلاں	"
۶۹	تہال	"
۷۰	سعد اللہ پور	"
۷۱	ایبٹ آباد	ہزارہ
۷۲	داتہ	"
۷۳	ہری پور	"
۷۴	احمد نگر	جھنگ
۷۵	ربوہ	"
۷۶	جھنگ صدر	"
۷۷	چھنیاں	"
۷۸	ٹھٹھہ شیر کا	"
۷۹	پنڈی بھاگو	سیالکوٹ
۸۰	چک چٹھہ	گوجرانوالہ
۸۱	۲۳۲ ر-ب	لائل پور
۸۲	۳۳۳ ج ب دھیڑکے	"
۸۳	کھرڑیانوالہ	"
۸۴	لائل پور شہر	"
۸۵	کبیر والا	ملتان
۸۶	کھاد فیکٹری	"
۸۷	کوٹھے والا	"
۸۸	خانیوال	"
۸۹	کوٹ ادو	مظفر گڑھ
۹۰	جتوئی	"
۹۱	راجن پور	ڈیرہ غازیخان
۹۲	چک ۲۲ حمید نگر	بہاولپور
۹۳	۱۴۱ مراد	بہاولنگر
۹۴	۱۶۹ "	"
۹۵	۱۶۶ "	"
۹۶	کھنڈو	لاڑکانہ
۹۷	انور آباد	"
۹۸	گورگیج	"
۹۹	قمر آباد	نواب شاہ
۱۰۰	حیدرآباد	حیدرآباد
۱۰۱	لابنی فارم	"
۱۰۲	بشیر آباد	"
۱۰۳	مبارک آباد	"
۱۰۴	لابنی فارم	بدین
۱۰۵	عمرکوٹ	تھرپارکر
۱۰۶	نبو کوٹ	"
۱۰۷	بھیرو چیچی	"
۱۰۸	ڈرگ روڈ	"
۱۰۹	عزیز آباد	کراچی
۱۱۰	سوسائٹی	"
۱۱۱	صدر	"
۱۱۲	ناظم آباد	کراچی
۱۱۳	مارٹن روڈ	"
۱۱۴	مالیرکینٹ	"
۱۱۵	مظفر آباد	آزاد کشمیر
۱۱۶	میرپور	"
۱۱۷	سکھر	سکھر
۱۱۸	روہڑی	"
۱۱۹	دارالذکر	لاہور
۱۲۰	اسلامیہ پارک	"
۱۲۱	ماڈل ٹاؤن	"
۱۲۲	مغلپورہ	"
۱۲۳	دہلی گیٹ	"
۱۲۴	بیوٹا	"
۱۲۵	کھرپیش	"
۱۲۶	شاہدرہ ٹاؤن	"
۱۲۷	فیکٹری ایریا شاہدرہ	"
۱۲۸	قصور	"
۱۲۹	پتوکی	"
۱۳۰	چونیاں	"
۱۳۱	باٹا پور	"
۱۳۲	بھلیر	"
۱۳۳	للیانی	"
۱۳۴	نانو ڈوگر	"
۱۳۵	ہانڈو گوجر	"
۱۳۶	سانگرہ	"
۱۳۷	لدھیکے نیویں	"
۱۳۸	رائے ونڈ	"
۱۳۹	رکھ شیخ کوٹ	"
۱۴۰	اڈہ چھبیل	"
۱۴۱	کماکس	"
۱۴۲	پیرو	جھنگ

داخلہ ایم۔ ایس سی۔ اسلام آباد یونیورسٹی

ایم۔ ایس سی فرسٹ سمسٹر ستمبر دسمبر ۱۹۷۵ء TERM کے حسب ذیل کورسوں میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں مکمل خانہ پُری کے بعد ۱۵ اگست ۱۹۷۵ء تک بنام رجسٹرار یونیورسٹی آف اسلام آباد بھجوا دیں۔

مضامین: بیالوجیکل سائنسز۔ کیمسٹری۔ فزکس۔ میتھمیٹکس۔ جیوفزکس۔ اکنامکس۔ انٹرنیشنل ریلیشنز پاکستان سٹڈیز۔ ہسٹری۔

داخلہ اور رہائش کے ضمن میں ضروری امداد۔ چوہدری ارشد علی صاحب کمرہ ۲۳ مین ہوسٹل اسلام آباد یونیورسٹی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

تفصیلات کے لئے دیکھیں امروز ۲۵ جولائی ۱۹۷۵ء (ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

خاکسار عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ اب بخار سے تو آرام ہے مگر یرقان کا اثر ابھی تک ہے۔ کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالرشید ندیم انسپکٹر وقفِ جدید۔ ربوہ)

قائدین کرام! حل شدہ پرچہ جات اطفال و خدام جلد بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم)

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کو اسی دنیا میں ایک جنت عطا کی جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں قرآن مجید کی آیات اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ... اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ٥ " کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایک وسیع مضمون بیان کیا ہے۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ اس دنیا کی جنت تو اُس دنیا کی جنت سے بہت مختلف ہے۔ اس میں کافر اور مومن اس دنیا کے لحاظ سے اکٹھے رہتے نظر آتے ہیں۔ پس ہر شخص کی اپنی ایک جنت ہے۔ ایک ماحول ہے یا جماعت کا ایک ماحول ہے، اس ماحول میں جنتیوں کی سی زندگی ایک احمدی گزارتا ہے یا جنتیوں کی سی زندگی گزارنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اس جنت کی بہت سی علامات ان آیات میں بتائی گئی ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ امن اور سلامتی کے ساتھ وہ رہنے والے ہوں گے جس کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے لئے کثرت سے سلامتی کی دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اس کا ایک ظاہری طریق یہ بھی ہے سنت نبوی کے مطابق۔ اور وہ یہ کہ جب بھی مسلمان مسلمان سے ملے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بلند آواز سے کہے گے اس کے لئے سلامتی کی دعا مانگے ان کی بھی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اسکے علاوہ بھی اپنی دعاؤں میں سب اُمتِ مسلمہ، سب جماعت احمدیہ کے لئے یہ دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن کی زندگی ہمیں بھی اور ہمارے بھائیوں کو بھی عطا کرے۔

(۲) دوسری علامت یا دوسری بات جس کا اس جنت سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ان کے سینوں میں جو کینہ وغیرہ بھی ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس جنت میں ہم اسے نکال دیں گے۔ پس اگر دل کینہ اور بغض اور حسد سے پاک ہوں تو جنت ہے اور اگر نہیں تو وہ جنت نہیں۔

(۳) اسی طرح تیسری بات یہاں یہ بتائی کہ وہ بھائی بھائی بن کر جنت میں رہیں گے۔ اگر ہم احمدیت میں داخل ہونے کے باوجود یہ احساس نہیں رکھتے کہ ہم بھائی بھائی ہیں اور بھائیوں کی طرح ہم نے محبت سے زندگی گزارنی ہے تو پھر جو شخص ایسا ہے اس کے لئے اس دنیا میں جنت نہیں بنی۔

(۴) ایک اور بات یہ ہے کہ عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یعنی دنیوی ترقیات یا روحانی ترقیات کے نتیجہ میں وہ یہ کوشش نہیں کریں گے کہ ایک دوسرے کو نیچا کر دکھا دیں، گرانے کی کوشش نہیں کریں گے بلکہ وہ خوش ہوں گے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے رحمت کا رضا کا ایک تخت پیدا کیا ہے۔

(۵) ایک اور علامت یہاں یہ بتائی گئی ہے کہ انہیں کوئی تھکان نہیں ہوگی یعنی قربانی کے میدان میں وہ جنتی قربانیاں دیتے چلے جائیں گے کوئی تھکان محسوس نہیں کریں گے بلکہ لذت اور سرور محسوس کریں گے۔ جو شخص سلسلہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانی نہیں دیتا یا قربانی دیتا ہے لیکن تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اُسے اپنی فکر کرنی چاہیئے کیونکہ ابھی اس کے لئے اس دنیا میں جنت مقدر نہیں ہوئی۔

(۶) اور آخری علامت یہ بتائی کہ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ وہ اس میں سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے"

(الفضل ۲۷ جنوری ۶۸ء)

الفضل میں اشتہار
کلید کامیابی ہے۔ (مینیجر)

اعلانات نکاح

۱۔ ۱۱ جولائی ۱۹۷۵ء کو قبل از نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں مکرم و محترم عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے عزیزہ شاہدہ پروین کا نکاح عزیزم قریشی محمد الیاس احمد ولد عباس علی صاحب قریشی ۱۰۸ ایل بلاک ک ناظم آباد کراچی نمبر ۳۳ کے ساتھ بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے دینی و دنیوی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین

(طفیل احمد اختر قریشی مہر آباد بلڈنگ نزد شوہاد کیٹ بندر روڈ کراچی نمبر ۳)

۲۔ مکرم عزیزم نصیر احمد خان صاحب ولد چوہدری عبد القادر صاحب مرحوم آف مرالہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ [illegible] نسرین صاحبہ بنت الحاج محمد یوسف صاحب آف کوٹلی لوہاراں غربی ضلع سیالکوٹ سے پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا خاکسار نے مورخہ ۲۹ جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار بمقام کوٹلی لوہاراں پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔ آمین

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی انچارج ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

۱۔ عزیزم محمد نذیر ابن کمال دین صاحب قلیل آباد کالونی کوٹلی آزاد کشمیر حال کراچی مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۷۵ء کو سڑک عبور کرتے ہوئے ایک حادثہ میں فوت ہوگئے۔ یہ حادثہ پورے خاندان کے لئے بڑے دکھ کا موجب ہوا ہے۔ اپنے پیچھے جوان سال بیوہ اور ایک ۸/۹ ماہ کی بچی چھوڑی ہے۔ مرحوم ماسٹر محمد حسین صاحب خادم معلم وقفِ جدید حال پریم کوٹ مظفر آباد آزاد کشمیر کے بھتیجے تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

۲۔ محترمہ سلیمہ بیگم اہلیہ میر عالم صاحب موضع گوئی کوٹلی آزاد کشمیر کا ۱۷ مارچ ۱۹۷۵ء کو اچانک انتقال ہوگیا۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ بچیاں چھوڑی ہیں۔ والدین ضعیف العمر ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار محمد حسین مختار مارٹن روڈ کراچی)

ضروری اعلان

درجہ رابعہ اور درجہ خامسہ کا انٹرویو دینی معلومات (مجوزہ کورس) انشاء اللہ العزیز ۳۰-۳۱ اگست بروز ہفتہ اور اتوار ہوگا اسلئے طلبہ درجہ رابعہ و خامسہ مورخہ ۲۹ اگست تک ربوہ پہنچ جائیں۔ انہی ایام میں حفظ قرآن کریم کا بھی امتحان ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

شکریہ احباب

میرے چچا جان چوہدری محمد خان صاحب ساکن [illegible] ضلع گجرات کی وفات پر بزرگوں، عزیزوں اور احباب نے خطوط اور ملاقات کے ذریعہ بکثرت تعزیت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور مرحوم کی بلندیٔ درجات اور لواحقین بالخصوص انکے بچوں کو دعاؤں سے نوازا ہے۔

چونکہ سب کو فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے لہذا اخبار الفضل کے ذریعہ تمام بزرگوں اور احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(محمد اشرف ناصر شاہ۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کبری پارک)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے
مونظر — اولادِ نرینہ کے لئے کورس ۵۷/۲ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ۔ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah